© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

اس اشاعت میں ہمارے فاضل دوست لفٹننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب کا ایک مقالہ دربار جہانگیری کے ملک الشعرا طالب آملی پر شائع ہو رہا ہے اس مقالہ کی تقریب یہ ہے کہ موصوف کو اتفاق سے دیوان طالب آملی کا ایک قدیم ترین نسخہ بصرف زر کثیر ہاتھ لگ گیا اور انھوں نے اس کا مطالعہ شروع کر دیا مطالعہ کی تیز رفتاری کا یہ عالم کہ بیس دن میں پورا دیوان از اول تا آخر پڑھ کر اس کا انتخاب بھی کر لیا اب انھوں نے اس دیوان کو اڈٹ کر کے شائع کرنے کا ارادہ کیا تو اس سلسلہ میں دیوان کے مزید نسخوں اور ان کی نسبت معلومات فراہم کرنے کی غرض سے انھوں نے ہند و پاکستان کے اپنے متعدد دوستوں اور ارباب علم کو خطوط لکھے لیکن کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ان میں سے اکثر اصحاب نے موصوف کو جواب تک لکھنے کی زحمت گوارا نہ کی اس کے برخلاف بت کدہ میں برہمن کی پختہ زناری دیکھیے موصوف نے ایک خط عہد حاضر کے مشہور مستشرق اور ہفت زبان فاضل پروفیسر اے جے آربیری کو بھی لکھا تھا انھوں نے چند روز کے بعد خط کا تسلی بخش جواب دیا اور ہمارے فاضل دوست کو اس یافت پر مبارک باد پیش کی انھوں نے لکھا:

"آپ کو بلاشبہ ایک بہت دلچسپ اور قیمتی مخطوطہ ملا ہے۔ میں نے کیٹلاگس دیکھی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ دیوان طالب آملی نادر نہیں ہے لیکن آپ کا مخطوطہ بے شبہ سب سے زیادہ پرانا یا کم از کم ایک قدیم ترین مخطوطہ ہے۔ برٹش میوزیم میں جو نسخہ موجود ہے اس پر ۱۰۴۲ھ کی تاریخ ہے۔ اس لحاظ سے یہ مخطوطہ بھی آپ کے مخطوطہ سے دو سال بعد کا لکھا ہوا ہے انڈیا آفس لائبریری اور کیمبرج کی بوڈلین لائبریری میں بھی اس دیوان کے چند مخطوطے ہیں لیکن یہ سب بہت بعد کے لکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں آپ کی اس خوش قسمتی پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور مجھ کو یقین ہے کہ آپ ایسی عمدہ خطاطی سے

© rasailojaraid.com